

## حضرت مولانا سعید زوار حسین

دوشنبہ ۳ ذی قعدہ ۱۳۹۷ھ مطابق ۱۷ اکتوبر ۱۹۷۷ء کی رات کہیں کر بناک اور کس قدر مصیبت کی رات تھی کہ اس رات میں دو بزرگ ہستیاں اس دنیا سے ہمیشہ کے لئے ہمیں داغ مفارقت دے گئیں۔ اس رات کی صبح کو مدرسہ یعقوبیہ کے استاذ مولانا نذیر احمد صاحب مدظلہ نے یہ جانکاہ و غم اثر خبر سنائی کہ حضرت مولانا قاری محمد یعقوب صاحب نقشبندی مجددی بانی و مہتمم مدرسہ یعقوبیہ کراچی اس رات کو اس دار فانی سے عالم جاودانی کی طرف رحلت فرما گئے ہیں اور ان کی نماز جنازہ گیارہ بجے مدرسہ اسلامیہ عربیہ دارالعلوم لائڈھی میں پڑھی جائے گی اور وہیں دارالعلوم ہی کے قبرستان میں آپ کی تدفین ہوگی۔ یہ عاجز محترمی حاجی محمد اعلیٰ صاحب مدظلہ کے ہمراہ دارالعلوم لائڈھی پہنچا اور حضرت قاری صاحب کی تدفین میں شرکت کی تو وہاں محترمی الحاج حافظ فرید الدین احمد الوجیہ صاحب مدظلہ العالی نے یہ جانکاہ و غم اندوز المناک خبر سنائی کہ اسی رات کو طلوع فجر کے وقت حضرت مخدومنا و مولانا محمد یوسف البنوری الحسینی قدس اللہ تعالیٰ اسرارہ بھی اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔ ان اللہ وانا الیہ راجعون۔

اس جا نگد از المیہ کی اطلاع نے اور زیادہ غمزدہ کر دیا۔ کان اس خبر کو سننے اور دل قبول کرنے کے لئے تیار نہیں تھا، لیکن یہ خیر مصدقہ اور ہر قسم کے شک و شبہ سے پاک تھی، اس لئے سر تسلیم خم کرنے اور صبر کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔ حضرت قاری صاحب مرحوم کی تدفین سے فارغ ہو کر جب گھر پہنچا اور ظہر کی نماز کے لئے مسجد میں گیا تو نماز کے بعد امام مسجد نے اعلان کیا کہ حضرت مولانا بنوری صاحب مرحوم کی میت رات کو عشاء کی نماز کے بعد راولپنڈی سے کراچی لائی جائے گی، نماز جنازہ جامع مسجد نیوٹاؤن میں ادا ہوگی اور وہیں مسجد کے پہلو میں آپ کی تدفین ہوگی۔ چنانچہ اس عاجز نے عشاء کی نماز جامع مسجد نیوٹاؤن میں ادا کی، نوبت کے قریب میت بھی وہاں پہنچ گئی۔ نماز جنازہ سے پہلے حضرت مولانا سعید الرحمن مدظلہ العالی نے حضرت مولانا بنوری صاحب مرحوم



اس عاجز کو حضرت مولانا بنوری صاحب قدس سرہ سے پہلی مرتبہ غالباً ۱۹۵۳ء میں جناب قاری محمد ادریس صاحب جاپان والے دہلوی کی دعوت میں شرف زیارت حاصل ہوا، اس مجلس میں آپ کے ارشادات و ملفوظات سے فیضیاب ہو کر بڑی مسرت ہوئی اور یہ مجلس اس عاجز کی خوش نصیبی کا باعث بنی۔ اس کے بعد آپ کے وصال تک اس عاجز کو آپ کی خدمت میں دارالعلوم نیوٹاون میں حاضر ہوتے رہنے کا شرف اکثر حاصل رہا اور آپ کی عنایات اور علمی و روحانی فیوضات سے بہرہ ور ہونے کا موقع ملتا رہا۔ حضرت موصوف اس عاجز کے ساتھ اور ہر شخص کے ساتھ نہایت کرمیانہ و مشفقانہ سلوک رکھتے تھے، جو شخص ذرا بھی کوئی دینی مثلاً تبلیغ دین یا تصنیف و تالیف وغیرہ کا شغف رکھتا ہوتا، اس کی بڑی قدر اور حوصلہ افزائی فرماتے تھے۔ اس عاجز کی تالیف: عمدۃ الفقہ کا حصہ دوم کتاب الصلوٰۃ مکمل ہو کر جب طباعت کے لئے دیا گیا اور حضرت مولانا مرحوم سے تقریظ لکھوانے کا ارادہ ہوا تو محترمی حاجی محمد علی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مولانا مفتی ولی حسن خاں صاحب مدظلہ کی وساطت سے حضرت مرحوم کی خدمت میں اس امر کی درخواست کی۔ آپ نے فورا اس کو منظور فرما کر کتاب کا مسودہ مطالعہ فرمانے کے بعد تقریظ لکھ دی۔ جو کتاب مذکور میں طبع ہو چکی ہے۔ آج کل کتاب مذکور کا چوتھا حصہ کتاب الحج زیر تکمیل ہے، اس کے بارے میں اکثر دریافت فرمایا کرتے تھے کہ کس قدر باقی رہ گیا ہے۔ آپ کی بہت خواہش تھی کہ جلدی طبع ہو جائے، لیکن صد افسوس کہ ان کی زندگی میں تکمیل نہ ہو سکی اور اب یہ کتاب تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔

آپ حد درجہ سچی بھی تھے، آپ کی سخاوت کے واقعات بکثرت ہیں۔ آپ نے کتاب معارف السنن اکثر اہل علم حضرات کو مفت فراہم فرمائی اور اس کو دنیا کمانے کی بجائے ذخیرہ آخرت بنایا۔ ایک دفعہ یہ عاجز مدرسہ کے دفتر کے کمرے میں آپ کی خدمت میں حاضر تھا، آپ نے فرمایا کہ آپ کو معارف السنن کی جلدیں مل چکی ہیں یا نہیں؟ اس عاجز نے عرض کیا کہ: نہیں ملیں، اس وقت تک چار جلدیں چھپ چکی تھیں۔ آپ نے فرمایا کہ: پہلی جلد تو ہمارے پاس بھی ختم ہو چکی ہے، وہ آپ اور کہیں سے حاصل کر لیں، باقی تین جلدیں ہم دے دیتے ہیں۔ چنانچہ اسی وقت اشاک سے منگوا کر اس عاجز کو عنایت فرمادیں اور فرمایا کہ: ہمارا مقصد اس کی اشاعت سے پیسہ کمانا نہیں ہے، بلکہ دین کی خدمت اور آخرت کا ذخیرہ مقصود ہے۔ (اوکا قال) پہلی جلد اس عاجز کو حضرت مفتی ولی حسن صاحب مدظلہ العالی نے عنایت فرمائی جو اس وقت اس مجلس میں تھے اور جب پانچویں اور چھٹی جلد طبع ہوئی تو وہ بھی حضرت مولانا مرحوم نے خود ہی عنایت فرمادی، اس طرح چھ جلد کا سیٹ اس عاجز کے پاس مکمل موجود ہے۔

ایک دفعہ یہ عاجز حضرت مولانا عبدالرشید نعمانی مدظلہ العالی سے ملنے گیا، انہوں نے فرمایا کہ: آج حضرت مولانا محمد یوسف بنوری قدس سرہ کے حلقہ درس میں بیٹھنے کا ارادہ ہے، اس عاجز نے عرض کیا کہ: اجازت

ہو تو میں بھی ساتھ چلوں، تاکہ یہ سعادت مجھے بھی حاصل ہو جائے، چنانچہ ہم دونوں آپ کی درسگاہ میں داخل ہوئے، آپ بخاری شریف کا درس دے رہے تھے، ہم دونوں کو اپنے قریب بلا کر بٹھالیا، درس سے فارغ ہو کر مزاج پرسی کی اور مختلف مسائل پر اظہار خیال فرمایا، اس وقت کی گفتگو کی ایک بات یاد رہ گئی ہے، وہ غالباً اس طرح ہے کہ آپ نے فرمایا، ”بخاری شریف میں ایک جگہ ایسی ہے جہاں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے باب نہیں باندھا اور بغیر باب کے حدیث نقل کی ہے، وہ نماز میں درود شریف پڑھنے کی حدیث ہے، لیکن وجہ معلوم نہیں ہو سکی کہ اس کے لئے باب کیوں نہیں مقرر فرمایا، کیا آپ صاحبان کو اس کے متعلق کچھ معلوم ہے؟“

اس عاجز کے لئے تو یہ بات بالکل نئی تھی، لیکن حضرت مولانا نعمانی صاحب نے بھی اس بارے میں کچھ نہیں کہا۔ اس کے بعد اپنے دفتر میں تشریف لے آئے اور ہم دونوں کو بھی اپنے ساتھ آنے کے لئے فرمایا، وہاں ہمارے اور حاضرین کے لئے چائے منگوائی اور اپنی ایک قلمی بیاض، جس میں غالباً بخاری شریف کے متعلق اپنی لکھی ہوئی یادداشتیں اور تشریحات عربی میں تھیں، مولانا نعمانی صاحب کو پڑھ کر سناتے رہے اور مولانا نعمانی صاحب داد دیتے رہے، آپ کی مجلس میں زیادہ تر علمی گفتگو ہوتی تھی اور حاضرین کو آپ سے نئی نئی معلومات حاصل ہوتیں اور علم میں اضافہ ہوتا تھا، اس عاجز کے ساتھ خصوصی سلوک فرماتے تھے، جو چھوٹوں پر ان کے بزرگانہ شفقت اور حوصلہ افزائی کرنے کی وجہ سے تھا۔ کچھ عرصہ پہلے اس عاجز نے حصول برکت کے لئے حضرت مفتی ولی حسن صاحب کے ذریعہ مکان پر تشریف لانے کی درخواست کی، اگرچہ یہ دعوت بے وقت دی گئی تھی اور حضرت موصوف کا معمول اس وقت کھانا کھانے کا نہیں تھا، اس کے باوجود نہایت خندہ پیشانی سے دعوت کو قبول فرمایا اور فرمایا: دعوت کو قبول کرنا اور اس میں حاضر ہونا سنت ہے، اگرچہ کھانے میں شامل ہونا سنت ادا ہونے کے لئے لازمی نہیں ہے۔ آپ بیمار بھی رہتے تھے اور اوپر کی منزل میں آپ کے لئے چڑھنا تکلیف کا باعث بھی تھا، اس کے باوجود تشریف لائے۔ اوپر کی منزل تک پہنچے اور نہایت خوشی کا اظہار فرمایا، دوسرے حضرات کے ساتھ ہماری خوشنودی کے لئے ایک دو لقمے لئے اور مزید کھانے سے معذرت کر کے آخر تک تشریف فرما رہے اور دعائے خیر کر کے تشریف لے گئے۔

جن حضرات کو آپ سے ہر وقت کی وابستگی رہی ہو اور یادداشت بھی اچھی ہو، وہ حضرات ہی حضرت موصوف کے حالات کو اچھی طرح بیان کر سکتے ہیں، اس عاجز نے صرف اس سعادت میں حصہ دار بننے کے لئے یہ چند معروضات اپنے ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں عرض کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا محمد یوسف بنوری قدس سرہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے، ان کی قبر کو نور سے معمور اور سلامتی اور ٹھنڈک والی بنائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام پر فائز فرمائے۔ آمین:

خدا رحمت کندائیں بندگان پاک طینت را